نفس المہموم

مولف

رئیس المحدثین آقائی شیخ عباس قمی اعلی اللہ مقامہ

مترجم

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب

اعلی اللہ مقامہ

پیش کش، سید محمد شبیر عباس

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ ــــ رتہ متہ، ضلع جھنگ

نام کتاب ـــــــ نفس المہموم

مؤلف ـــــــ آغائی شیخ عباس قمی اعلیٰ اللہ مقامہ

مترجم ـــــــ علامہ سید صفدر حسین نجفی صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ

نظر ثانی ـــــــ مولانا بختیار الحسن سبزواری

پیش کش ـــــــ سید محمد شبیر عباس

سال طباعت ـــــــ بار اوّل ۱۹۹۰ء / بمطابق ۱۴۱۱ ہجری

تعداد ـــــــ ۵۰۰

مطبع ـــــــ

ہدیہ ـــــــ

ناشر ـــــــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

ـــــــ سٹاکسٹ ـــــــ

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

دسویں فصل

خبر شہادت امام حسینؑ کا مدینہ پہنچانا۔

ابن زیاد کا عبدالملک سلمی کو شہادت حسین کی خبر دینے کے لیے مدینہ بھیجا اور مکہ میں ابن زبیر کا خطبہ پڑھنا طبری نے کہا ہے ہشام نے کہا مجھ سے عوانہ بن حکم نے بیان کیا وہ کہتا ہے کہ جب عبیداللہ بن زیاد نے امام حسین بن علی علیہما السلام کو شہید کیا اور آپ کا سر اس کے پاس لایا گیا تو عبدالملک بن ابو حارث سلمی کو بلایا اور اس سے کہا تم جاؤ اور جا کر عمرو بن سعید بن عاص کو حسین کے قتل کی خوشخبری سناؤ اور ان دنوں عمرو بن سعید بن عاص مدینہ کا امیر تھا راوی کہتا ہے کہ وہ جا کر بیت و لعل کرنے لگا تو عبیداللہ نے اسے جھڑک دیا اور عبیداللہ ایسا جری تھا کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا پس اس سے کہا تم چلے جاؤ جب مدینہ میں پہنچو اور تجھ سے پہلے یہ خبر نہ پہنچے اور اس کو کچھ دینار دیئے اور کہا ٹال مٹول سے کام نہ لو اگر تمہاری سواری اس قابل نہیں تو دوسری سواری خرید لو عبدالملک کہتا ہے کہ میں پہنچا تو ایک شخص قریش میں سے مجھے ملا اور کہا کہ کیا خبر ہے میں نے کہا خبر امیر کے پاس ہے تو اس نے کہا انا للہ و انا الیہ راجعون حسین بن علی علیہما السلام شہید ہو گئے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ میں عمرو بن سعید کے پاس گیا تو اس نے کہا تیرے پیچھے کیا ہے میں نے کہا وہ چیز جو امیر کے سرور و خوشی کا باعث ہے حسینؑ مارے گئے ہیں تو اس نے کہا

کہ ان کے قتل کی منادی کرو پس میں نے آپ کے قتل کی منادی کی پس میں نے خدا کی قسم کبھی کوئی چیخ و پکار کی آواز حسین علیہ السلام پر بنی ہاشم کی عورتوں کی اپنے گھروں میں چیخ و پکار سے زیادہ نہیں سنی پس عمرو بن سعید نے کہا اور وہ ہنسا

عجبت نساء بنی زیاد عجۃ۔ کعجیج نساءنا غداۃ الارنب۔ بنی زیاد کی عورتوں نے نالہ و فریاد کی جس طرح ہماری عورتوں نے ارنب کی صبح نالہ و فریاد کی۔

"اور ارنب ایک واقعہ کہ جو بنی زبید نے بنی زیاد کے خلاف انجام دیا کہ جو بنی حارث بن کعب تھے حیدا لملان کی قوم میں سے اور یہ شعر عمرو بن سعدی کرب کا تھا" اس کے بعد عمرو نے کہا یہ چیخ و پکار کی آواز ہے عثمان بن عفان کے لیے چیخ و پکار کے بدلے اس کے بعد وہ منبر پر گیا اور لوگوں کو آنجناب علیہ السلام کی شہادت کی خبر دی اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ میں حکم بن عاص اور اس کے بیٹے مروان لعنھما اللہ کے ذکر میں کہا ہے باقی رہا اس کا بیٹا مروان تو وہ زیادہ خبیث عقیدہ والا اور زیادہ عظیم کفر و الحاد رکھتا تھا اور وہی تھا کہ جس نے اس وقت خطبہ پڑھا تھا جب حسین علیہ السلام کا سر مبارک مدینہ اور وہ اس وقت مدینہ کا امیر تھا اور اس نے آپ کا سر اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور کہا یا حبذا برد فی الیدین۔ وحمرۃ تجری علی الخدین۔ کانما بمجسد ین۔ میری ہتھیلیوں کے درمیان کس قدر خوش نما ہے تیری ٹھنڈک، اور وہ سرخی جو رخسار پر کھیلتی ہے گویا وہ زعفران میں رنگے ہوئے دو کپڑوں میں تو نے رات گزاری ہے پھر اس لعین نے آپ کا سر مبارک نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ کی قبر کی طرف پھینکا اور کہا اے محمد بدر کے دن کے بدلے یہ دن ہے اور یہ قول مشتق ہے اس شعر سے جس سے یزید بن معاویہ نے تمثل کیا تھا اور وہ شعر ابن زبعری کا ہے جب آپ

کا سر مبارک یزید کے پاس پہنچا تھا اور وہ خبر مشہور و معروف ہے۔

مؤلف کہتے ہیں ہمارے شیخ ابو جعفر نے اسی طرح کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مروان ان دنوں مدینہ کا امیر نہیں تھا بلکہ مدینہ کا امیر عمرو بن سعید بن عاص تھا اور اس کی طرف سر حسینؑ بھی نہیں بھیجا گیا صرف عبید اللہ ابن زیاد نے اسے خط لکھا تھا جس میں شہادت حسینؑ کی بشارت دی تھی پس اس نے اس لعین کا خط منبر پر پڑھا اور مذکورہ رجز بھی کہا اور قبر مطہر کی طرف اشارہ کر کے یوم بیوم بدر (بدر کے دن کے بدلہ کا دن) کہا جس کا انصار میں سے ایک گروہ نے برا منایا اس بات کو ابو عبیدہ نے کتاب مثالب میں ذکر کیا ہے ابن ابی الحدید کی گفتگو یہاں ختم ہوئی، ہشام نے ابو مخنف سے سلیمان بن ابو راشد سے عبد الرحمٰن بن عبید ابو الکنود سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس نے کہا جب عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب کو حسینؑ کی معیت میں ان کے دو نو بیٹوں کی شہادت کی خبر ملی تو ان کا غلام آیا اور لوگ انہیں تعزیت دے رہے تھے راوی کہتا ہے میرے گمان میں ان کا یہ غلام ابو سلاس کے علاوہ نہیں تھا تو اس نے کہا یہ وہ مصیبت ہے کہ جو حسین کی وجہ سے ہم نے جھیلی ہے اور ہم پر آئی ہے راوی کہتا ہے تو اس کو عبد اللہ بن جعفر نے جوتے سے پیٹا اور فرمایا گندی بو والی کے بیٹے کیا تو حسینؑ کے بارے میں یہ کہتا ہے خدا کی قسم اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں دوست رکھتا کہ ان سے جدا نہ ہوتا یہاں تک کہ ان کے ساتھ شہید ہو جاتا خدا کی قسم میں نے دل سے وہ دو نو بیٹے حسینؑ کو بخشے اور ان کی مصیبت میرے لیے خوشگوار ہے کہ انہوں نے میرے بھائی اور میرے چچا زاد کے ساتھ مواسات و صبر و شکیبائی کی اور شہید ہوئے اس کے بعد آپ نے اپنے ہم مجلس لوگوں کی طرف رخ کر کے کہی خدا کی حمد ہے ,,خدا کی